R. B. LIBRARY
Acc. No.
8405
12.3.76

پہلاد چرتر

موسوم بہ

تحفۃ الغیب

مولفہ دہرم آتما پنڈت رام بہروس صاحب وکیل عدالت ہوشنگ آباد

یہہ کیفیت نرسنگہ اوتار کی اس غرض سے نظم کی گئی کہ جو لوگ خداوند وحدہ لاشریک کے قہر و غضب سے بیخوف ہین اور خاص و عام پر دست تطاول دراز کرکے اپنی بہبودی کے خواہان و جویان رہتے ہین وہ لوگ اوس کی قدرت کبریائی کا تماشا اس کتاب مین دیکھکر غربا پر رحم کرین اور ایشور کو ہمیشہ قصوروار تصور کرکے بصدق دل اوسکی عبادت و ریاضت مین مشغول رہین تاکہ دین و دنیا مین ہر طرح کی آفات و عذاب سے نجات پاکر خوش و خرم رہین اور نام اس کتاب کا تاریخی نام **تحفۃ الغیب** رکہا گیا اور ناظرین اس کتاب سے امید ہے کہ اگر کہین غلطی یا خطا پاوین زبان طنز و طعن سے معاف فرماکر اصلاح فرماوین +

حمد باری تعالے

کہان طاقت حمد پروردگار
کئے جسنے پیدا یہہ لیل و نہار
ہوا جبکہ پیدا یہ روی زمین
نئے سر سے عالم تہہ چرخ کہین
کیا زاغ شب کو بطرز نکو +
شعاع قمر سے بہت خوبرو
کیا دنکو روشن بلطف و کرم

بہ تنویر خورشید والا حشم
کیا باغ عالم کو شاداب کار
دیا رنگ اور بو سے گل کو نکھار
ہوا کیا اوسنے نہر روان
کیا سرو کو اوسکی لب پر عیان
کیا گل کو بلبل پہ شیدا اکمل +
دیا طوق قمری کا گردن میں ڈال
عروس چمن کی بڑی رونق بڑہا
رخ گل سے بس جعد سنبل ہٹا

تجلی کی جب خوب خواہش ہوئی
صبا کو ملا حکم مستانہ چلی +
کیا جید سے ہمکو آگاہ تمام +
رحم بد پر رکہا بلطف و کرم
ہوئی یہہ ... ہے نیک و بد +
جو کافر تہے اونکو کیا بیکار
تماشا یہہ قدرت کا دیکھو ذرا
بجا آ یہہ بندہ دیکھو کرم خدا

بیان عبادت کرنا ہرناکس کا کوہ ہمانچل پر با امید انتقام برادر و کامیاب ہوکر مراجعت وطن کی

قلم اب مرا گلفشانی پہ ہے
ہر رنگین بیانی جوانی پہ ہے
بیان ہے سنو داستان الم ٭
ہے لکھتا جگر چاک میرا قلم
کہ دنیا میں ایک دیو تہا بس قوی
بنام ہرناکس وہ دیو غوی ٭
برادر تہا اوسکا جو دیو لعین
کہ تہا نام ہرناچہ بدکر و کین
وہ کرتا تہا سب دیوتون پر ستم
دکہایا اوسی ہر نے راہ عدم ٭
اسی غم میں رہتا تہا صبح و مسا
کہ حاجت میری ہووے گی کیونکر روا
عدو کا نہ جبتک کرون سر قلم
نہوگا مرا دور رنج و الم
جو تہی اوسکی ایک مادر بد شگون
یہہ دی اونسنے اوسکو صلاح جبون
کہ فرزند یکتای والا گہر ٭
عوض لے تو دشمن سے اپنے بتر
کہا اوسنے ای مادر نیک خو
ارادہ ہے میرا جو کہتی ہی تو
کہیں جا کے کچھ دن تپسیا کرون
عبادت میں پہر ہو کے مشغول تن
کہ جب تک ہے دنیا کا ہانچل مدار ٭
بنا ہے فنا ہونے کا ہے اختیار
ریاضت جو تیری کرے گا قبول
تو مقصد میرے دل کا ہوگا حصول
ارادہ مصمم یہہ دل میں کیا ٭
بسوی ہمانچل روانہ ہوا
عبادت میں مشغول تہا سو برس
غذا اوس کی وہان ذکر برہما تہی بس
جو دل سے عبادت کیا سال سو
عبادت کی آتش ہوئی تیز رو
لگا جلنے تب سینہ ہر برگ و بار
ہوا خاک جلکر دل کوہسار ٭
ابل آئی دریا بجوش و خروش
روانہ ہوا مرغ و ماہی کا ہوش
حرارت جو پہونچی سر آسمان
ہوئی خاک جلکر زمین و زمان
جو دیوتون کا سینہ ہوا جوش زن
تو باہم ہوا یہہ مدار سخن
چلو پاس برہما کے ملکر شتاب
کہ ہوں مطلب دل سے ہم کامیاب
چلے پاس برہما کی سب شتاب وہان
منازل کو طے کرکے پہونچے وہان
سنا برہما نے یہہ کی عرض عالی نژاد
ہماری ہے تمسے یہی اب مراد
کہ کرتا عبادت ہے اک دیو زاد
ہے مشہور ہرناکس بد نہاد
وہان چلکے ای شاہ شاہنشہان
مراد دل دیو دیجو وہان
وہانپر جو چلکر چلے وہ شتاب
کروگے نہ اوسکی دعا مستجاب
تو ہوجائیگی سب کے دلکو گزند
عبادت کی گرمی ہی بس تیز و تند
اسی طور دنیا کا ہے حال تنگ
عبادت سے ہی شادان کرو بیدرنگ
یہہ برہما نے سن دیوتون کا کلام
سخن سنج ہو جانب خاص و عام
سوالونکا اونکے دیا یہہ جواب
ہراسان نہو تم میں چلکر شتاب
عبادت کی آتش کرون گا فرو
یہہ تم سے میں کہتا ہوں ای دیوتو
یہہ کہکر وہیں اونکو رخصت کیا
مگر دل میں از حد تردد رہا
کرون اوسکی گر التجا میں قبول

تو دیوتون سکھ ہونا ہر کنگا ملول
کریگا وہ کاو دہر مین ہلاک
سنان ستم سے وہ بیخوف و باک
وہ داسون کو دیویگا رنج و ملال
کریگا اک عالم کو بس پائمال
وہ شاہون کو بالکل کریگا تباہ
سہونگا وہ چھینیگا تاج و کلاہ
وہ لیویگا اور جا کی اندر کا راج
وہ تخت مرصع طلا کار و تاج
اگرچہ بہت بر ہما تھے کرتے خیال
مگر رد دعوت تھی ان سے محال
کہ ہیشر جو تھی اونکو ہمراہ لی
شتابی ہما چل کی بس راہ لی
جہان تہا عبادت مین وہ بد صفات
وہین جا کے پہونچے یہ سب نیک ذات
جو دیکھا کہ وہ کافر زردی آزرشت
عبادت مین کرتا تھی دلکو گداز
عبادت مین یہانتک وہ مشغول تہا
کہ جسم بد رنگ نہ باقی رہا
نہ باقی رہا جسم مین پارہ ماس
فقط تن مین باقی رہا تار سانس
وہ تہا گہاس مین بسکہ ایسا چھپا
کہ سورج ہو بدلی مین گویا چھپا

کمنڈل سے پانی جو اپنے نکال
بدن پر دیا اوسکے برہما نے ڈال
تو کنچن سا اوسکا بدن ہو گیا
گویا ابر سے مہ ہویدا ہوا
پہ شیرین بیانی ہوا تر زبان
کہ ہی نام کیا ای میری مہربان
عنایت جو کی مجہپہ ہے بیکران
تو مسکن سے ہی اپنے دیکھی زبان
ضرورت تہی صحرا مین کیا آپ کو
کہ اس جا پہ آنا پڑا آپ کو
تو برہما یہ سنکر ہوئی تر زبان
کہ مشہور کرتی ہین پیر و جوان
بنام برہم ای شہ کامران
ہے دنیا مین میرا ہی نام و نشان
یہین آیا ہون تیری ہی خاطر یہان
جو مطلب ہو تیرا وہ کر تو بیان
کہا اوسنے ای صادق پاک باز
نہین تم سے پوشیدہ میری نیاز
مفصل بیان کی حکایت نہین
مطول صراحت کی حاجت نہین
کہ واقف ہین مطلب سے میری جناب
کرین میری مطلب برآری شتاب
یہ سنکر برہما نے اوسکو دیا پہر جواب

کہ مطلب مفصل بیان کر شتاب
کہا اوسنے وعدہ کرو استوار
تو مطلب مین اپنا کرون آشکار
یہ کافر کا برہما نے سنکر کلام
پہ تون زبان کو کیا تیز گام
جو مطلب ہے تیرا وہ تفصیل وار
بیان کر تو ای شاہ عالی وقار
دعا کو تیری مین کرونگا قبول
جو مطلب ہے تیرا وہ ہوگا حصول
یہ برہما کا گوش شیرین کلام
گذارش یہ کی اوسنے بہ تمام
مرون آسمان پر نہ مین ارض پر
نہ دنکو نہ شب کو نہ شام و سحر
نہ مجہکو کرے قتل کوئی بشر
نہ دیوتون سے پہونچے مجہے کچہ ضرر
نہ ہم نام میرا ہو اس عالم مین
ہو اسلحہ کا کارگر جسم مین
زمین و سما کا ہو جیو شاہ
عنایت کرو جلد تاج و کلاہ
یہ شیطان کا برہما نے سنکر کلام
کہا تو نے جو کہا بس تمام
کہ دہشت کیا اوسکو دیہیم و تاج
عنایت کیا ہفت کشور کا راج

ہوا جبکہ پہلے یک حاجت کیا
تصور یہہ دور از عنایت کیا

جو کچھ سوچا تہا وہ ہی ہوا
کہ دیوتونپہ اک ظلم نازل کیا

دلی فکر کا ہونہ دل مین اثر
کہ کافر کو ایکبار مارینگی ہر

پہلا دس کافر بدکو دیکر مراد
گئے گہر کو اپنے وہ عالی نژاد

بیان تخت نشین ہونا ہرنکش کا اور ننگ شاہی پر تکلیف دینا و مقید کرنا دیوتون کو اور ستہانا سونادعا دیوتون کی واسطے مقہوری ہرناکس کے

حکایت بیان کی سنو سامعین
مراد دلی پا کے دیو لعین

گیا گہر کو اپنے وہ دیو لعین
حکایت بیان کرکی جلدی وہین

جو غمگین کیا دل مین تہا اختصاص
کیا اپنی مادر کو غم سے خلاص

مبارک مہنہ جو تہا ماہ دی
وہین کرکے جلسہ کیا نوش کی

ہوا عیش و عشرت سی جب شادمان
ہوا تخت شاہی پہ جلوہ کنان

مع لشکر رکہتا تہا وہ بد نہاد
وہین جمع کر لشکر دیو زاد

کیا خسروان زمین کو تباہ
لیا ہین شاہون سے تاج و کلاہ

لیا لوٹ شاہون کا ناموس ننگ
کیا جبر اور ظلم سے حال تنگ

کیا جبکہ شاہونکو قید فرنگ
تو کافر کے دلمین اوٹہی یہہ امنگ

مین اب دیوتون سی نکالون غبار
کہ دلکو نہین میری اکدم قرار

ہوا را جا اندر سی جا کینہ خواہ
وہ تخت مرصع لیا چہین آہ

کیا سب فرشتون کو محبوس بند
خصوصیت سے پہونچا سبہون پر گزند

غلامی مین سبکو کیا سرنگون
کیا اونکو جور و ستم سے زبون

ہوی اسکے تابع زمین و سما
زمین و سمندر پہ غالب ہوا

سبہونکو کیا آخرش زیر دست
کیا سربلندون کو یکدست پست

حکومت لگا کرنے با قید و مکر
کہ دل مین نہ تہا خطرہ روز حشر

کیا سب نے دست دعا کو بلند
تو آئی صدا ای میری ارجمند

رہو تم نہ اندیشہ کے پای بند
کرونگا مین شادمن کو فتراک بند

بیان تولد ہونا پہلاد کا بخانہ ہرناکس و سپردگی اوس کی اوستاد رشید کو بجہت تعلیم علم خاندان و مذہب دیوان و عدم تاثیر تربیت و تعلیم اوستاد و مستقل ...... پہلاد کا ایک خالق کا نام پر و ناراضی اوستاد

حکایت ادہر کی سنو اب ذرا
کہ کرتا خداوند عالم ہے کیا
جو کافر کی پیدا ہوی چار پسر
تہا پہلاد جہوٹا تہا بہت با شعور

سراپا تہا خوبی پدر سے بری
سدا نام لیتا تہا کشن ہری

وہ صحبت مین بہگتون کے رہتا مدام
زبان پر سدا کا لچہ رام نام

نہ کچہ فکر دنیای دون تہی کبہی
نہ اندیشہ چرخ نیلوفری

پدر کو ہوی آخرش یہہ خبر
کہ بیٹا ہی باغی میرا اس قدر

کیا اوسنے فورا بلا کر یہہ پند
نہین بات ایسی ہے دلکو پسند
کہ ہو سب سے میرے رہے تو خلاف
میرے دشمنون سے ملے صاف صاف
جو رکہتا ہے مجہسے عداوت سدا
تو رکہتا ہے اوس سے محبت روا
میری بہائی کو جسنے کشتہ کیا
اوسی پر تو رہتا ہے دل سے فدا
اوسیدم پسر نے دیا یہہ جواب
کہ ای شاہ کیوان عالیجناب
محبت مین دشمن سی رکہتا ہنر
وہی مالک شاہ دنیا و دین
وہی ہے ہزار جوتی سروپ
اوسی کا یہہ جلوہ اوسی کا ہے روپ
اوسی سے ہے آتش اوسی سے ہے آب
اوسی نے کیا جلوہ گر آفتاب
وہی برگ مین ہے وہی شاخ مین
زمین مین وہی ہے وہی کاخ مین
اوسی کا یہہ جلوہ ہی ہر سنگ مین
اوسی کی یہہ رونق ہے ہر رنگ مین
زمین و سما کو ہے اوس سے قرار
کہ ہے بے ستون کس طرح پایدار
اوسی نے محبت کو پیدا کیا
اوسی نے عداوت کو پیدا کیا
یہہ سنکر ہوا کافر بد لعین
پسر نیک سیرت سے بس خشمگین
وہین پہر طلب کرکے استاد کو
حوالہ کیا اوسنے پہلاد کو
یہہ کہکر دیا طفلک خوشخصال
کہ ای عالم علم فضل و کمال
جو مذہب مین اپنے ہی علم و ہنر
سکہا اسپر کو کر و بہرہ ور
ہوا سنکی استاد شکر فشان
بہت خوب ای شاہ شاہنشہان
لیا اوسنے لڑکیکو چہاتی لگا
عنایت سی الفت جتانی لگا
دبستان مین لیجا کے اوس طفل کو
باآئین شایستہ طرز نکو
دیا حکم اوسکو کہ نام پدر
لیا کر تو ای طفل نیکو سیر
یہی حق مین تیرے ہے بہتر سخن
کہ غافل نہوا سے میرے لخت تن
کتابون مین ہے درج ای نیک ذات
رضای پدر سے ہے پانا نجات
کہا اوسنے ای میرے صاحب کمال
کہ اوس نام سے مجہکو ہے بس زوال
تمہاری کدہر عقل جاتی رہی
رسائی طبیعت کی وہ کیا ہوئی
سکہاتے ہو مجہکو جو نام پدر
نہین مجہکو خوب جز نام ہر
یہہ شاگرد کا سنکے شیرین سخن
فصاحت سے بولا وہ پیر کہن
جو کہتا ہے ای طفل والا گہر
وہ ذات مقدس ہے چشم پسر
سراسر بجا ہی یہہ تیرا سخن
مگر گوش کر یہہ تو میرا سخن
نصیحت یہہ میری ہے ای ارجمند
لیا کر تو نام پدر بے گزند
وگرنہ کریگا وہ جان سی ہلاک
کریگا خشونت سی وہ زیر خاک
نصیحت وہ سنکر ہوا تر زبان
کہ حافظ ہے میرا شہ لامکان
نہ کر فکر سے تو گریبان چاک
کہ حامی ہے میرا خداوند پاک
اوسی سے ہے قائم یہہ کل حیات
اوسی کی ہے قدرت سے کل کائنات
یہہ دولت ہے دنیا کی بالکل خیال
کہ حاصل ہے ہر رتبہ کو اوسکو زوال
یہہ کشتی ہے کاغذ کی کہتک بہی

بہت سخن گو رو سخن ہر کبتک رہے

سنو ہو کی یہ بیعت تاجدار
ولیکن رہا نام یزدان قرار
کوئی بات جیسے خطا کی جو آئے
تو کی پیر فرخندہ و نیک رائے
ہدایت سے مجھکو نکر بہرہ مند
نہیں تو سخن سے کرو کر لب کو بند
دوبارہ نصیحت کا ذکر کیے در
کہا ہے نصیحت میری گوش کر
اطاعت میں اوسکی رہا کر مدام
مناسب یہی ہے تجھے لا کلام
یہ کلمہ نصیحت کا سنکر وہین
ہوا تر زبان اے میری دور بین
کرامین اسر نہین کچہ دروغ
ہمہی آپکی پسند کر فروغ
جہالت کو اسکی چہڑا اسپر
کرو ہم وہ بڑی نام یزدان پاک
رہے جبتلک جسم میں جان پاک
یہ سنکر وہ احمد وہ بر پہ سنل
پرہلاد کی سمت سے پر جلال
کہا او سنو یہ کو دک بیخبر
سکہاتا ہے مجھکو تو کیا نیک شے
کرینگا تو رہ نگا تی سے جائی

ہدایت جو میری نہ ذہن میں کی
نصیحت گرو کی جو آئی نہ راس
تو اوستاد جی کو ہوا بس ہراس
الگ جا بیٹھے بصد رنج و تاب
کر گیا وہ ان کا خسر کو جا کر جواب

بیان ترغیب دینا پہلاد کا طلبای مدرسہ کو واسطے حفظ رام نام و انحراف مذہب قدیم دیوان سے

اور ہر کا یہ قصہ سنو وہیان کر
طلب کر کے لڑکے دبستان کے
سبہونکو پڑہا دینکو سیر
یہ تعلیم دینے لگا سر بسر
کہ راہ ضلالت کو سب چھوڑ دو
جو خالق ہے اوسکی عبادت کرو
وہ ہے مالک عقل و رای و خرد
ہے یکتا وہی اور وہی بے جسد
اوسی نے جگ کو شیدا کیا
اوسی نے عدم کو روانہ کیا
اوسی نے دیا دل میں لالہ کے داغ
کرہتا ہی ہر دم وہ مشکی دماغ
بقا و فنا کا ہے مالک وہی
زمین و سما کا ہے مالک وہی

کیا ہے زمین پر روان آب جو
ستاروں سے ہے آسمان خوبرو
عجب مشک میں اوسنے خوشبو دیا
جگر خون کیا آہوے چین کا
وہ بیشک ہے عالم کا معبود رب
کہ قدرت سے جسکے نمایان ہے سب
مکین و مکان میں ہے اوسکا ظہور
مہ و مہر میں ہے اوسکا ہی نور
نصیحت جو ہر کو نہ آئی پسند
تو ہو دل میں مغموم حیرانمند
مطابق نصیحت کے پابند ہو
لگے کرنے تعمیل خورسند ہو

بیان طلب کرنا ہرناکس کا پہلاد کو بامید امتحان و برگشتہ پانا اوسی اپنے مذہب سے اور سزای گوناگون دلانا راچہسون سے و محفوظ ہامون رہنا پہلاد کا اون سے بحکم ہر عذاب سے

بیان ہے عنان قلم پھیر کی
کرشمہ یہ قدرت کا اب دیکھیو
کہ اک روز ہرناکس زشت خو
طلب کرکے آگے پرہلاد کو

کہا ای میری نور جان و جگر
پڑہا تینے مکتب مین علم و ہنر
سبق آج کر بس سناؤ مجہے
طبیعت کی جودت دکہاؤ مجہے
کہا اوسنے ای قبلۂ جان پناہ
کیا پوتہیو مین جو غور و نگاہ
بجز نام ایزد ہے بالکل دروغ
اوسی کا ہے دنیا مین سب فروغ
یہہ دنیا ہے بالکل سرای الم
نہین اسمین ہے کچہہ بجز رنج و غم
سپاہی کو اوسنے کیا دل سے دور
گناہون سے اوسنے بچایا ضرور
یہہ تیرے جو تجہکو ملا ہے پدر
دل و جان سے حق کا تو شکر کر
تو جاہ و حشم پر تکبر نکر
کرے جب پسند وہ تو ہو [illegible]
دیا جسنے تجہکو یہہ جاہ و حشم
تو لے نام اوسکا شہ ذی کرم
سبہی انس و جان ہین فرمان پذیر
رہا کرتے طاعت مین رہین ناگزیر
تو فرعون نمرود بنتا ہے کیون
زمانہ مین مردود بنتا ہے کیون
نکر زیست مین ایسی تو کام بد
رہے گا ابد تک ترا نام بد
بہ پیش خداوند ہر دوسرا
ملیگی تجہے نیک و بد کی جزا
سبب ہے نشا مین دولت کے مخمور تو
پہر آخر کو ہو ویگا مجبور تو
پسر سے یہہ کلمہ سنا اوسنے جب
نہایت ہوا خشم سے پر غضب
بلا کر وہین لشکر دیو سار
دیا حکم اسکو کرو سنگسار
کرو قتل اسکو بایذاے سخت
نہین ہوگا یہہ قابل تاج و تخت
عجب سنگدل ہے یہہ لڑکا میرا
نہین مانتا ہے یہہ کہنا میرا
یہہ سنکر حکم دیوون نے اوسکو تہا
گلو پر کیا اوسکے خنجر رہا
نگہبان تہا اوسکا خداوند پاک
نہ خنجر سے ہرگز ہوا وہ ہلاک
جو دیوون نے دیکہا کہ تیر و تبر
نہین اوسکی گردن پہ کچہہ کارگر
جو دیوون نے لیجا کے اک کوہ سے
زمین کی طرف کو گرایا اوسے
ہر اک نشہ مین نخوت مخمور گل
تماشا گے کرنے مغرور گل
جو تہی مہربانی ایزد تعال
نہ ہو نیکا خدا اوسکو رنج و ملال
سبب ہے معبود بندونکا بیشک وہی
سبب ہے مقصود بندونکا بیشک وہی
جو تہے دیو خونخوار سب
کیا مشورہ ملکے دیوون نے تب
کہ اب آگ مین اسکو دیوین جلا
ہوا پر دین پہر خاک اوسکی اوڑا
شہنشاہ کو جاکر یہہ دیوین خبر
کہ سنتے ہی ہو شاد وہ زود تر
فراوان حطب کے ہیزم وہان
لگا آگ دیوون نے دی ناگہان
کیا کچہہ نہ عقبے کا دل مین خیال
پہر کیا تہی سمائی جو دل مین خیال
گلستان آتش مین جلاد کو
دیا ڈال اوس مرد آزاد کو
عنایات ایزد سے فوراً وہان
ہوی آگ جیسے گل و گلستان
نگہبان تہا خلاق پست و بلند
نہ آتش سے کچہہ اوسکو پہونچا گزند
ادا شکر اوس نے کیا بر محل
مقابل نہین تیرا ای عز و جل
تو بیشک ہے معبود پروردگار

تو بیشک ہے ہم سب کا رہنما
عنایت سے اپنی رب جلیل
بڑا کر کیا چہرۂ دشمن ذلیل
جو چنگل مین دشمن کے ہاتھی پہنسا
لیا تو نے جا کر ہے اوسکو بچا
یتیمون کا مالک ہے بیشک تو ہی
سلوک اور رسالت ہے بیشک تو ہی
تجلی ہے بیشک مکان گشت
ہے سب سبز تجہ سے تماشا گشت
جو ہووین زبانین میری صد ہزار
نہو حمد تیری ادا زینہار
گلستان آتش مین حمد و ثنا
یہ پیلاد دل سی جو کرتا رہا

بیان ستون سی بر آمد ہونا نرسنگ جی کا اور قتل و ہلاک کرنا ہرناکس کا اور مناجات کرنی تمام دیوتون و پیلاد کا اور فرو ہونا غصہ و تبدیل صورت کا و بعد فرو ہونے غصہ و تبدیل صورت کے تخت خلافت کا بخشنا پیلاد کو و اختتام کتاب ❊

چل ای شیر میدان علم و ہنر
یہ سن گفت صد ای تو عفات نگر

یہی وقت ہے جان نثاری کا اب
روان ہو تو کاغذ پہ باصد ادب
اڑا ای کالکچہ جلد کر تو رقم
مدد میری بازو کی کر ای قلم
بہت دکھ دیا دیو نے تکلیف دی
سو شہزادہ اسکو ہوئی ایک ہی
جو عاجز ہوئی دیو ہر ڈہنگ سے
تو باہم رہا اس مصلحت پر ہوئی
چلین سب کے سب شاہ کی پاس
مفصل کہ آئی کہین سب ہراس
شتابی سی جا کر کرین ماجرا
ارادہ یہ دل مین مصمم کیا
گلستان آتش سی اسکو نکال
گئے پیش دیو تگون بخت حال
جو پیلاد پہونچا بنزدیک دیو
تو غصے مین جلکر وہ ناکید دیو
کہا آخرش طفل فرخندہ بخت
تو ہر نام سے کر کے رفت گذشت
میری نام کو دل سی رکہہ تو حبیب
نہین تو قضا ہوگی تجکو نصیب
یہ پیلاد سنکر ہوا تر زبان
کہ ای شاہ شاہان گیتی ستان
نہین ہے سوا رام میرا شفیق

محبت مین سکی ہون بیشک غریق
لیا دیو نے سنکے خنجر نکال
کہان تیرا ہی دوست ای بد خصال
بتا جلد اپنے خدا کا پتا
کہ حامی ہی وہ اور یاور تیرا
نہین تو کرونگا تجہی قتل آہ
تیری موت آئی ہی کیون ہو گمراہ
کہا اوسنے ای دیو باطل پرست
وہ ہی مالک ہر بلندی و پست
وہی ہے زمین مین وہی سنگ مین
وہی ہے ستون مین وہی چنگ مین
اوسی سے ہے پتہر مین بیشک ہے آب
اوسی سے ہی دریا مین بیشک ہی تاب
سیاہی تیری دل پہ جب چہا گئی
تجہی دل مین تیری ہوس آ گئی
تو غافل ہے نخوت مین بالکل تو تہا
جو آنکہو سے بالکل نہین دیکہتا
یہ باتین تو پیلاد کی گوش کر
جو چاہے کہ کر قتل وہ بد سیر
کہ آتشی مین مانند شیر ژیان
نکل کر ستون سے سر آتش فشان
کیا ایسا حملہ باواز سخت
کہ دل ہو گیا چرخ کا لخت لخت

اور سہرا ہوا سودی وہی ÷ تو کر جنگ سب سے جو ہوئی

غرض یون بیہ کردی ناحق ستم ÷ ہوا عقل ہی تیر سے [illegible]

جو دیکہا کہ اب جان خلاصی نہین ÷ سوا جنگ ہمکو رہائی نہین

کمر بند کس کر ہوا جنگ جو ÷ ہتہی جان دی [illegible]

اور ہر سہاراج سنگہ جی ÷ ہوا بل جنگ باہم [illegible]

جو میدان مین آکر کشتی ہوئی

تو باہم نہایت درشتی ہوئی

لڑی ملکے وہ چند ساعت بہم

دیکہا جو ہر ایک نے طاقت بہم

ہوا الغرض دیو بازو قوی

بہت تنگ عاجز وہ دیو غوی

پس آخر کو وہ مین پرغضبناک ہر

لیا پہر زانو پہ اوسکو جو دہر

کیا چاک ناخن سے اوسکا شکم

روانہ ہوئی جان اسکی سوی عدم

ہوا جان سے جب ستمگر ہلاک

زمانہ ہوا ظلم ظالم سے پاک

ہوی دیوتون کو خوشی اسقدر

سماتا تہا جامہ مین [illegible]

کیا دیوتون نے یہ افلاک سے [illegible] گل [illegible] کی بارش [illegible]

ثنا خوان [illegible] کہ [illegible] تو ہی غمگسار

خداوند یا رب جہان آفرین ÷ تو ہی قادر [illegible]

کیا ظلم [illegible] پاک ÷ کیا قتل ظالم کو [illegible] پاک

تو ہی ہی مددگار بیکسان ÷ [illegible]

ہی بیہ سنگار [illegible] کو تجہ سی پناہ ÷ [illegible]

ہر دل [illegible] کو تجہی سی مراد ÷ ہر اک ظلم کی [illegible]

تو جیت [illegible]

تو جہان [illegible]

جو غصے مین [illegible] دیو [illegible] ÷ [illegible] غضب کا آتش کی

یہ کہا دیوتاؤن نے باہم صلاح

کہ ظاہر کرین چلکے وقت صبح

جو صورت ہی شتل [illegible] شیر

کرو جلد تبدیل صاحب دلیر

کرم ہمپہ اب اور احسان کرو

کسی طور آتش کو کرو فرو

ہوا مشورہ جبکہ باہم درست

تو برہما کو سب دیوتی جاکے جست

کہا جلد جاؤ مہری غمگسار

با صلاح و مشورہ کرو زود کار

وہان سے روانہ جو برہما ہوئی

بہت جلد خدمت مین ہوکر کہڑی

یہ کی عرض برہما ای [illegible] پاک

کیا تمنے دیو لعین کو ہلاک

کرو اب غصے کی [illegible] ÷ ہوا قتل ظالم سی عالم [illegible]

[illegible] شکل [illegible] ÷ [illegible] ہم لوگون [illegible]

تمہاری [illegible] ÷ بیان حمد [illegible]

یہ ہر چند برہما [illegible] عرض [illegible]

سو آستانہ جلد واپس گئی ÷ خبر [illegible] دیوتون کی [illegible]

جو دیوتون کے پہونچی وہان یہ خبر

تو کرنی لگے سوی شنبہو نظر

مہاراج شنبہو پر آی وہین

یہ کی عرض اپنی جہکا کر جبین

کہ ای خالق پاک آمرزگار

ہماری کیا تو نے دنیا کو بس رستگار

تمنا تہی [illegible] ÷ بس اب [illegible]

جو غصے کی آتش ہی شعلہ فشان

تو عالم کو اوس سی امان دو امان

کہ ہی تند آتش سی عالم سیاہ

ہر اک آدمی کی ہی حالت تباہ

تغیر کرو صورت خوفناک

کہ عالم ہی ہونا قریب ہلاک

یہ ہر گونہ شنکر کی التجا

نہ دل کا برآمد ہوا مدعا

تو پہر راجا اندر کی باری ہوئی

بہت ان کی ہی انکساری ہوئی

نہ لیکن ہوا دلکا مطلب حصول

نہ بالکل ہوئی عرض اونکی قبول

تو پہر بادر خلق سی لکشمی ÷ [illegible]

[illegible] خبر [illegible]

Acc No. 8405 dated 12.3.76

تو دی شبیر زادہ کا مہ جبین • ہوئی کسقدر خوش کہ ہوا قسمت بہین
گیا تو ہوئی روشن پیدا یا جہان • جو تہا ظلمت عالم میں تیرہ نشان
تو ہی آدم ہو تو زندہ ہو دہن • شکر کی عنایت ہو داد رس
اگر ہو کی ہر سو کی میری زبان
ہو نئی ادا حمد صاحب جہان
دل مستمندون کو ای داد گر
دیکہا کر تجلے عنایت نو کر •
زبان مبارک سے با صد خوشی
ثنا و صفت کر کی با صد خوشی
پیہ چاہا کہ غصہ ہو بالکل رفع • نہ ہرگز یہ آتش ہوی مندفع
ہوی دیو تا عقل پہرائی جب
کہ پیلا دجی ملتجی ہو کے اب
گذارش کرین جا کے با صد ادب
تو بدلینگے ہر صورت پر غضب
تب آغوش مین اوس کی پیلادجی
گئی بیٹہ جا کر بطلعت خوشی
ذرا دل آئی نہ خوف و ہراس
کہ دہ کی وہان بس زبان سپاس
تجہ سے سدا ہے عالم ہر بند • رحیمی کہ تیری ہے مشہور
تیری با احسان ہی لایزال •
فلک کی ہوی پشت خم لا مقال
ہو وہ ملکو نشانہ بہ عیدیل • دیا کان تو نے زمین جلیل
تو ہی شاہ شاہان عرش عالی • شہا کا ملنی کیا مرتبہ

تو ہی ہے رحیم و کریم العطا • تو ہی پاک ہے مالک کبریا
مکان مین تو ہی ہے مکین میں تو ہی
زمان مین تو ہی ہے زمین مین تو ہی
تو ہی ہے گدا مین تو ہی شاہ میں • تو ہی ہے قضا میں تو ہی
بری ہی تو عیب سی بالکل خدا • نہیں تیرا ہمتا کوی دوسرا
جو ہوتی ہے دانستہ سختی روا • تو کرتا ہے تو فضل ای کبریا
جیسے کل کر کیا بیان • کیا تو نے قتل جو بیگمان
راہ تو ای جو کیا ظلم ہے • امان کا ہے تو نے قہر اعظم
عنایت سے اپنی یہ غصہ فرو •
جہاندار سلطان عالم کرو •
ہے دہشت سی دریا بجوش و خروش
ہے دہشت سی عالم پراگندہ ہوش
یہ صورت تمہاری ہے بس ہولناک
جگر ہی فلک کا جو دہشت سی چاک
یہ دل سی مناجات پیلاد دیئے
جو کی عاجزی ہے اوس آزاد کی
ہوئی یہ مناجات اوس کی قبول
تمنا ہوی دل کی بیشک حصول
کیا ہر نے غصہ کی آتش فرو
دیکہا ای وہ صورت کہ تسکین جو
جو ہی بکل ایک دیکی سی ہے • براہ ترحم و تبدیل کی
دیا تخت شاہی جو پیلاد کو • کیا شکر عالم کی آزاد جو
گئے پہر خدا جو گوشہ مکان • تہی جو جہان ستائی ہن

جب اوس راکشش کا حال کیا • غضب کی سوز...
جو کافر تہی اونکو کیا سرنگون • سرکیا اونکو...
تہی بستان عالم میں آئی خزان
مثال عطل باران سی اوس سکان
پہر آئی چمن میں عروس بہار
بصورت و زینت تجمل...
روایت ہے از عالم جبید خوان
روانہ ہوی جب کہ کافر کی جان
ہو قتل جب دیو روی سیاہ
نہ دن تہا نہ شب تہی نہ وقت...
نہ فاش فلک پر نہ دیگر کہین •
نہ اندر مکان کے نہ باہر کہین
ہوی جان و تن... اوس کی شمار
ثنا نام سے کافر بد شعار
شب روز ای ولولہ جہاں • تیری بارگاہ میں...
گنہ ہون کو تو میری اب معاف کر
کہ ہون غرق عصیان مین سربسر
جو حال ہین اونکا تو ہو نیک کن
ہوای عواقب سے ای ذو المنن
عنایت سے اپنی بہی کر بلند...
عزیز و مکین کر تو مجہی ارجمند

KBOPL
8405